رسالہ
مروج النجاء لخروج النساء ۱۳۱۶ھ
(عورتوں کے نکلنے کے بارے میں خلاصی کی چراگاہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ۷۲ تا ۸۷: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

(۱) عورات کو اس مکاں میں جہاں محارم وغیر محارم مرد اور عورتیں ہوں جانا جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) جس گھر میں نامحرم مرد وعورات ہیں وہاں عورت کو کسی تقریب یا شادی یا غمی میں برقعہ کے ساتھ جانا اور شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) جس مکان کا مالک نامحرم ہے لیکن اس جلسہ عورات میں نہیں ہے اور اس کا سامنا بھی نہیں ہوتا ہے مگر مالک مکان کی جورو اس عورت کی محرم ہے تو اس کو وہاں جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) ایسے گھر میں جس کے مالک تو نامحرم ہیں۔ مگر اس گھر میں کوئی عورت بھی اس عورت کی محرم نہیں ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ایسے گھر میں کہ جس کا مالک نامحرم ہے۔ مگر وہاں ایک عورت اس عورت کی محرم ہے۔ اور جو عورت محرم ہے وہ مالک مکان کی نامحرم ہے۔ تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) ایسے گھر میں جہاں مالک تو نامحرم ہے مگر اس گھر میں عورات اس عورت کی محرم ہیں اور مالک جو نامحرم ہے وہ گھر میں جہاں جلسہ عورات ہے آتا نہیں ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) جس گھر کا مالک تو نامحرم ہے اور گھر میں آتا نہیں اور عورات بھی اس گھر کی نامحرم ہیں تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۸) جس گھر کا مالک محرم ہے اور لوگ نامحرم ہیں تو جانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

(۹) جس گھر میں مالک نامحرم ہے مگر دوسرے شخص محرم ہیں حالانکہ سامنا نامحرموں سے نہیں ہوتا تو اس عورت کا جانا جائز ہے یا ناجائز؟

(۱۰) جس گھر کے دو مالک ہیں ایک اس عورت کا خاوند اور دوسرا نامحرم ہے تو اس گھر میں جانا جائز ہے یا ناجائز۔

(۱۱) جس گھر میں عام محفل ہے جہاں مذکور الصدر سب اقسام موجود ہیں اور عورات پردہ نشین وغیر پردہ نشین دونوں قسم کی موجود ہیں اور مرد بھی محارم اور غیر محارم ہیں مگر یہ عورت نامحرم مرد سے چادر وغیرہ سے پردہ کئے ان عورتوں میں بیٹھ سکتی ہے تو ایسی حالت میں جانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

(۱۲) جس گھر میں ایسی تقریب ہورہی ہے جس میں منہیات شرعیہ ہورہے ہیں اس میں کسی مرد یا عورت کو اس طرح سے جانا کہ وہ علیحدہ ایک گوشہ میں بیٹھے جہاں مواجہہ تو اس کی شرکت میں نہیں ہے مگر آواز وغیرہ آرہی ہے گو اس آواز وغیرہ ناجائز امور سے اسے حظ بھی نہیں ہے اور نہ متوجہ اس طرف ہے تو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۳) جس گھر میں مالک وغیرہ نامحرم مگر اس عورت کے ساتھ محارم عورات بھی ہیں گو اس گھر کے لوگ ان عورات کے نامحرم ہیں تو اس کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۴) شقوق مذکور الصدر میں سے جو شقوق ناجائز ہیں ان میں سے کسی شق میں عورت کو شوہر کا اتباع جائز ہے یا نہیں؟

(۱۵) مرد کو اپنی بی بی کو ایسی مجالس ومحافل میں شرکت سے منع کرنے اور نہ کرنے کا کیا حکم ہے اور عورت پر اتباع وعدم اتباع سے کس درجہ نافرمانی کا اطلاق اور کیا اثر ہوگا اور مرد کو شریک ہونے اور نہ ہونے کا کیا حکم ہے؟

(۱۶) جس مکاں میں مجمع عورات محارم وغیر محارم کا ہو اور عورات محارم ونامحارم ایک طرف خاص پردہ میں باہم مجتمع ہوں اور مجمع مردوں کا بھی ہر قسم کے اسی مکاں میں عورات سے علیحدہ ہو لیکن آواز نامحرم مردوں کی عورات سنتی ہیں اور ایسے مکان میں مجلس وعظ یا ذکر شریف نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقد ہے تو ایسے جلسہ میں اپنے محارم کو بھیجنا یا نہ بھیجنا کیا حکم ہے اور نہ بھیجنے سے کیا محظور شرعی لازم ہوتا ہے اور انعقاد ایسی مجالس کا اپنے زنانہ مکانات میں کیسا ہے اور اس ذاکر یا واعظ کو اپنے محارم یا غیر محارم کے ایسے مکان میں جانا چاہئے یا نہیں **فقط بینوا توجروا عنداللہ الوہاب**(بیان کرو اللہ وہاب سے اجر پاؤگے۔ت) مقصود سائل عورات محارم سے وہ قرابت دار ہیں جن کے مرد فرض کرنے سے نکاح جائز نہ ہو۔**بینوا توجروا**

الجواب:

صور جزئیہ کے عرض جواب سے پہلے چند اصول وفوائد ملحوظ خاطر عاطر رہیں کہ بعونہ عزمجدہ شقوق مذکورہ وغیر مزبورہ سب کا بیان مبین اور فہم حکم کے مؤید ومعین ہوں **وباللہ التوفیق**۔

اوّل: اصل کلی یہ ہے کہ عورت کا اپنے محارم رجال خواہ نساء کے پاس ان کے یہاں عیادت یا تعزیت یا اور کسی مندوب یا مباح دینی یا دنیوی حاجت یا صرف ملنے کے لئے جانا مطلقاً جائز ہے جبکہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو مثلاً بے ستری نہ ہو، مجمع فساق نہ ہو۔ تقریب ممنوع شرعی نہ ہو، ناچ یا گانے کی محفل نہ ہو، زنان فواحش وبیباک کی صحبت نہ ہو، چوبے شریعت کے شیطانی گیت نہ ہوں۔ سمدھنوں کی گالیاں سننا سنانا نہ ہو، نامحرم دولھا کو دیکھنا دکھانا نہ ہو، رتجگے وغیرہ میں ڈھول بجانا گانا نہ ہو۔

دوم: اجانب کے یہاں جہاں کے مرد وزن سب اس کے نامحرم ہوں شادی غمی زیارت عیادت ان کی کسی تقریب میں جانے کی اجازت نہیں اگرچہ شوہر کے اذن سے، اگر اذن دے گا خود بھی گنہگار ہوگا سوا چند صور مفصلہ ذیل کے۔ اور ان میں بھی حتی الوسع تستر وتحرز اور فتنہ سے تحفظ فرض۔

سوم: کسی کے مکان سے مراد اس کا مکان سکونت ہے نہ مکان ملک مثلاً اجنبی کے مکان میں بھائی کرایہ پر رہتا ہے جانا جائز بھائی کے مکان میں اجنبی عاریۃً ساکن ہے جانا ناجائز۔

چہارم: محارم میں مردوں سے مراد وہ ہیں جن سے بوجہ علاقہ [عــــہ] جزئیت ہمیشہ ہمیشہ کو نکاح حرام کہ

عــــہ: اراد الحد المتفق علیہ من ائمتنا واحترز بہ عن اللعان عند ابی یوسف فانہ عندہ حرمۃ ابدیۃ۔

کسی صورت سے حلت نہیں ہوسکتی نہ بہنوئی یا پھوپھا یا خالو کہ بہن پھوپھی خالہ کے بعد ان سے نکاح ممکن علاقہ جزئیت رضاع ومصاہرت کو بھی عام مگر زنان جوان خصوصًا حسینوں کو بلاضرورت ان سے احتراز ہی چاہئے۔اور برعکس رواج عوام بیاہیوں کو کنواریوں سے زیادہ کہ ان میں نہ وہ حیا ہوتی ہے، نہ اتنا خوف، نہ اس قدر لحاظ اور نہ ان کا وہ رعب، نہ عامہ محافظین کو اس درجہ ان کی نگہداشت اور ذوق چشیدہ کی رغبت انجان نادان سے کہیں زائد، **لیس الخبر کالمعاینۃ** (خبر معائنہ کی طرح نہیں ہوتی۔ت) تو ان میں موانع ہلکے اور مقتضی بھاری اور صلاح وتقوٰی پر اعتماد سخت غلط کاری، مرد خود اپنے نفس پر اعتماد نہیں کرسکتا اور کرے تو جھوٹا اذ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ** نہ کہ عورت جو عقل ودین میں اس سے آدھی اور رغبت نفسانی میں سو گنی۔ہر مرد کے ساتھ ایک شیطان اور ہر عورت کے ساتھ دو۔ایک آگے اور ایک پیچھے، **تقبل شیطان وتدبر شیطان**[1]

والعیاذ باللہ العزیز الرحمٰن اللھم انی اسألك العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاٰخرۃ لی وللمؤمنین وللمؤمنات جمیعا، اٰمین!	اللہ عزیز ورحمٰن بچائے۔یا اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں اپنے لئے اور تمام مومنین ومومنات کے لئے معافی وعافیت طلب کرتا ہوں آمین! (ت)

پنجم: محرم عورتوں سے وہ مراد کہ دونوں میں جسے مرد فرض کیجئے نکاح حرام ابدی ہو ایک جانب سے جریان کافی نہیں مثلاً ساس بہو تو باہم نامحرم ہی ہیں کہ ان میں جسے مرد فرض کریں دوسرے سے بیگانہ ہے سوتیلی ماں بیٹیاں بھی آپس میں محرم نہیں کہ اگر بیٹی کو مرد فرض کرنے سے حرمت ابدیہ ہے کہ وہ اس کے باپ کی مدخولہ ہے مگر ماں کو مرد فرض کرنے سے محض بیگانگی کہ اب وہ اس کے باپ کی کوئی نہیں۔

ششم: رہے وہ مواضع جو محارم واجانب کسی کے مکان نہیں اگر وہاں تنہائی وخلوت ہے تو شوہر یا محرم کے ساتھ جانا ایسا ہی ہے جیسے اپنے مکان میں شوہر ومحارم کے ساتھ رہنا اور مکان قید وحفاظت ہے کہ ستر وتحفظ پر اطمینان حاصل اور اندیشائے فتنہ یکسر زائل۔تو یوں بھی حرج نہیں اس قید کے بعد استثناء یک روزہ راہ کی حاجت نہیں کہ بے معیت شوہر یا محرم عاقل بالغ قابل اعتماد حرام ہے اگرچہ محل خالی کی طرف۔وجہ یہ ہے کہ عورت کا تنہا مقام دور کو جانا اندیشہ فتنہ سے عاری نہیں تو وہی قید

[1] صحیح مسلم کتاب النکاح باب ندب من رأی امراۃ فوقعت فی نفسہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۴۹

اس کے اخراج کو کافی، اور اگر مجمع محل جلوت ہے تو بے حاجت شرعی اجازت نہیں خصوصا جہاں فضولیات وبطالات وخطیئات وجہالت کا جلسہ ہو۔ جیسے سیر و تماشے، باجے تاشے، ندیوں کے پن گھٹ، ناؤ چڑھانے کے جمگھٹ، بینظیر کے میلے پھول والوں کے جھمیلے۔ نوچندی کی بلائیں، مصنوعی کر بلائیں۔ علم تعزیوں کے کاوے، تخت جریدوں کے دھاوے، حسین آباد کے جلوے، عباسی درگاہ کے بلوے، ایسے مواقع مردوں کے جانے کے بھی نہیں۔ نہ کہ یہ نازک شیشیاں جنھیں صحیح حدیث میں ارشاد ہوا:

رویدك انجشه رفقا بالقوارير [1]۔	انجشہ! دیکھنا، شیشیوں کو آہستہ لے چل۔ (ت)

اور محل حاجت میں جس کی صورتیں مذکور ہوں گی بشرط تستر وتحفظ و تحرز فتنہ اجازت یک روزہ راہ بلکہ نزد تحقیق مناط اس سے کم میں بھی محافظ مذکور کی حاجت۔

ہفتم: یہ اور وہ سب یعنی مکان غیر وغیر مکان میں جانا بشرائط مذکورہ جائز ہونے کی نو ۹ صورتیں ہیں:

(۱) قابلہ **(۲)** غاسلہ **(۳)** نازلہ **(۴)** مریضہ **(۵)** مضطرہ **(۶)** حاجہ **(۷)** مجاہدہ **(۸)** مسافرہ **(۹)** کاسبہ۔

قابلہ: یہ کہ کسی عورت کو دردزہ ہو یہ دائی ہے۔

غاسلہ: جب کوئی عورت مرے یہ نہلانے والی ہے۔ ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر دار ہے تو اذن شوہر ضرور جبکہ مہر معجّل نہ ہو یا تھا تو پاچکی۔

نازلہ: جب اسے کسی مسئلہ کی ضرورت پیش آئے اور خود عالم کے یہاں جائے بغیر کام نہیں نکل سکتا۔

مریضہ: کہ طبیب کو بلا نہیں سکتی نبض کو دکھانے کی ضرورت ہے اسی طرح زچہ ومریضہ کا علاجًا حمام کو جانا جبکہ وہاں کسی طرف سے کشف عورت اور بند مکان میں گرم پانی سے گھر میں نہانا کفایت نہ ہو۔

مضطرہ: کہ مکان میں آگ لگی یا گراپڑتا ہے یا چور گھس آئے یا درندہ آتا ہے غرض ایسی کوئی حالت واقع ہوئی کہ حفظ دین یا ناموس یا جان کے لئے گھر چھوڑ کر کسی جائے امن وامان میں جائے بغیر چارہ نہیں اور عضو شق نفس اور مال اس کا شقیق ہے۔

حاجہ: ظاہر ہے اور زائرہ اس میں داخل کہ زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی

[1] صحیح بخاری کتاب الادب باب المعاریض مندوحۃ عن الکذب قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۱۷، مسند احمد بن حنبل مروی از انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۲۷

علیہ وسلم تتمہ حج بلکہ متممہ حج ہے۔

مجاھدہ: جب عیاذا باللہ عیاذا باللہ عیاذا باللہ اسلام کو حاجت اور بحکم امام نفیر عام کی نوبت ہو فرض ہے کہ ہر غلام بے اذن مولٰی ہر پسر بے اذن والدین ہر پردہ نشین بے اذن شوہر جہاد کو نکلے جبکہ استطاعت جہاد وسلاح وزاد ہو۔

مسافرہ: جو عورت سفر جائز کو جائے مثلاً والدین مدت سفر پر ہیں یا شوہر نے کہ دور نوکر ہے اپنے پاس بلایا اور محرم ساتھ ہے تو منزلوں پر سرا وغیرہ میں اترنے سے چارہ نہیں۔

کاسبہ: عورت بے شوہر ہے یا شوہر بے جوہر کہ خبر گیری نہیں کرتا۔ نہ اپنے پاس کچھ کہ دن کاٹے، نہ اقارب کو توفیق یا استطاعت، نہ بیت المال منتظم۔ نہ گھر بیٹھے دستکاری پر قدرت، نہ محارم کے یہاں ذریعہ خدمت، نہ بحال بے شوہری کسی کو اس سے نکاح کی رغبت تو جائز ہے کہ بشرط تحفظ و تحرز اجانب کے یہاں جائز وسیلہ رزق پیدا کرے جس میں کسی مرد سے خلوت نہ ہو حتی الامکان وہاں ایسا کام لے جو اپنے گھر آکر کرلے جیسے سینا پیسنا، ورنہ اس گھر میں نوکری کرلے جس میں صرف عورتیں ہوں یا نابالغ بچے، ورنہ جہاں کا مرد متقی پرہیزگار ہو اور ساٹھ ستر برس کی پیر زال بدشکل کریہہ النظر کو خلوت میں بھی مضائقہ نہیں۔

تنبیہ: ان کے سوا تین صورتیں اور بھی ہیں: شاہدہ، طالبہ، مطلوبہ۔

شاھدہ: وہ جس کے پاس کسی حق اللہ مثل رؤیت ہلال رمضان وسماع طلاق وعتق وغیرہا میں شہادت ہو اور ثبوت اس کی گواہی وحاضری دار القضا پر موقوف خواہ بشرط مذکور کسی حق العبد مثل عتق غلام و نکاح معاملات مالیہ کی گواہی اور مدعی اس سے طالب اور قاضی عادل اور قبول مامول اور دن کے دن گواہی دے کر واپس آسکے۔

طالبہ: جب اس کا کسی پر حق آتا ہو اور بے جائے دعوی نہیں ہوسکتا۔

مطلوبہ: جب اس پر کسی نے غلط دعوی کیا اور جواب دہی میں جانا ضرور۔

یہ صورتیں بھی علماء نے شمار فرمائیں۔ مگر بحمد اللہ تعالٰی پردہ نشینوں کو ان کی حاجت نہیں کہ ان کی طرف سے وکالت مقبول اور حاکم شرع کا خود آکر نائب بھیج کر ان سے شہادت لینا معمول۔ یہ بیان کافی وصافی، بحمد اللہ تعالٰی تمام صور کو حاوی ووافی، بعونہ تعالٰی اب جواب جزئیات ملاحظہ ہو۔

جواب سوال اول: وہ مکان محارم ہے یا مکان غیر یا غیر مکان اور وہاں جانے کی طرف حاجت شرعیہ داعی یا نہیں سب صور کا مفصل بیان مع شرائط ومستثنیات گزرا۔

جواب سوال دوم: اگر یہ مراد کہ نامحرم بھی ہیں تو وہی سوال اول ہے اور اگر یہ مقصود کہ نامحرم ہی ہیں تو جواب ناجائز مگر بصور استثناء۔

جواب سوال سوم: زن محرم کے یہاں اس کی زیارت عیادت تعزیت کسی شرعی حاجت کے لئے جانا بشرائط مذکورہ اصل اول جائز مگر کتب معتمدہ مثل مجموع النوازل وخلاصۃ وفتح القدیر وبحر الرائق واشباہ وغمزالعیون وطریقہ محمدیہ ودرمختار وابوالسعود و شرنبلالیہ وہندیہ وغیرہ میں ظاہر کلمات ائمہ کرام شادیوں میں جانے سے مطلقًا ممانعت ہے اگرچہ محارم کے یہاں علامہ احمد طحطاوی نے اسی پر جزم اور علامہ مصطفٰی رحمتی وعلامہ شامی نے اسی کا استظہار کیا اور یہی مقتضی ہے حدیث عبداللہ بن عمرو وحدیث خولہ بنت الیمان وحدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالٰی عنہم کا،

فلتنظر نفس ما ذا تری، (پس ہر جان کو غور کرنا چاہئے جو کچھ غور کرنا ہے۔ت) اور اگر شادیاں ان فواحش ومنکرات پر مشتمل ہوں جن کی طرف ہم نے اصل اول میں اشارہ کیا تو منع یقینی ہے اور شوہر دار کو تو شوہر بہرحال اس سے روک سکتا ہے جبکہ مہر معجّل سے کچھ باقی نہ ہو۔

جواب سوال چہارم: نہ مگر باستثناء مذکور۔

جواب سوال پنجم: وہ مکان اگر اس زن محرم کا مسکن ہے تو اس کے پاس جانا تفصیل مذکور جواب سوم پر ہے ورنہ یوں کہ نامحرموں کے یہاں دو بہنیں جائیں کہ وہاں ہر ایک دوسرے کی محرم ہوگی اجازت نہیں کہ ممنوع وممنوع مل کر نا ممنوع نہ ہوں گے۔

جواب سوال ششم: اگر وہ مکان ان زنان محارم کا ہے تو جواب جواب سوم ہے کہ گزرا ورنہ جواب ہفتم کہ آتا ہے۔

جواب سوال ہفتم: **اللھم انی اعوذبك من الفتن والآفات وعوار العورات** (اے اللہ! فتنوں، آفتوں اور عورتوں کے مکر سے تیری پناہ۔ت) یہ مسئلہ مکان اجانب میں زنان اجنبیہ کے پاس عورتوں کے جانے کا ہے علماء کرام نے مواضع استثناء ذکر کرکے فرمادیا:

وفیما عدا ذٰلك وان اذن کانا عاصیین منه [1]۔	ان کے ماوراء میں اور اگر شوہر اذن دے تو وہ بھی گنہ گار۔

[1] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب النکاح الفصل الخامس عشر فی الحظر والاباحۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/ ۵۳

اس نفی کا عموم سب کو شامل پھر ان مواضع میں ماں کے پاس جانا بھی شمار فرمایا اور دیگر محارم کے پاس بھی، اور اس کی مثال خانیہ[1] وغیرہا میں خالہ وعمہ وخواہر سے دی نیز علماء نے قابلہ وغاسلہ کا استثناء کیا اور پر ظاہر کہ وہ نہ جائیں گی مگر عورات کے پاس اگر زنان اجنبیہ کے پاس جانا مواضع استثناء سے مخصوص نہ ہوتا تو استثناء میں مادر وخالہ وخواہر وعمہ و قابلہ وغاسلہ کے ذکر کے کوئی معنی نہ تھے احادیث ثلثہ مشارالیہا میں ارشاد ہوا عورتوں کے اجتماع میں خیر نہیں[2] حدیثین اولین میں اس کی علت فرمائی کہ وہ جب اکٹھی ہوتی ہیں بیہودہ باتیں کرتی ہیں[3]۔ حدیث ثالث میں فرمایا ان کے جمع ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے صیقل کرنے لوہا تپایا جب آگ ہوگیا کوٹنا شروع کیا جس چیز پر اس کا پھول پڑا اجلادی[4] **رواھن جمیعا الطبرانی فی الکبیر** (جمیع احادیث کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا) عورتیں کہ بوجہ نقصان عقل ودین سنگدل اور امر حق سے کم منفعل ہیں **ولذا لم یکمل منھن الا قلیل** (عورتوں سے کوئی کام کامل نہ ہو مگر قلیل۔ت) لوہے سے تشبیہ دی گئیں اور نار شہوات وخلاعات کہ ان میں رجال سے سو حصہ زائد مشتعل لوہار کی بھٹی اور ان کا محلے بالطبع ہو کر اجتماع لوہے اور ہتھوڑے کی صحبت اب جو چنگاریاں اڑیں گی دین، ناموس، حیاء، غیرت، جس پر پڑیں گی صاف پھونک دیں گی، سلمٰی پارسا ہے ہاں پارسا ہے وبارک اللہ۔ مگر جان برادر! کیا پارسائیں معصوم ہوتی ہیں کیا صحبت بد میں اثر نہیں جب قیمیوں سے جدا خود سر وآزاد ایک مکان میں جمع اور قمیوں کے آنے دیکھنے سے بھی اطمینان حاصل **فانما خلقت من ضلع اعوج**[5] کج سے بنی کج ہی چلے گی آپ نادان ہے تو شدہ شدہ سیکھ کر رنگ بدلے گی جسے تشقیف زنان کی پروانہیں یا حالات زماں سے آگاہ نہیں اول ظالم کا تو نام نہ لیجئے اور ثانی صالح سے گزارش کیجئے ع

معذور دارمت کہ تو اورا ندانیدہ
(مجھے معذور رکھ کر تونے اسے دیکھا نہیں۔ت)

---

[1] فتاوٰی قاضی خاں کتاب النکاح باب النفقۃ نولکشور لکھنؤ ۱/ ۱۹۴

[2] المعجم الکبیر مروی عن عبداللہ بن عمر حدیث ۱۳۲۲۸ المکتبہ الفیصلیۃ بیروت ۱۲/ ۳۱۷

[3] المعجم الکبیر خولہ بنت الیمان حدیث ۶۳۲ المکتبہ الفیصلیۃ بیروت ۲۴/ ۲۴۶، المعجم الاوسط حدیث ۷۱۲۶ مکتبہ المعارف الریاض ۸/ ۶۴

[4] مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب الاذکار باب ماجاء فی مجالس الذکر دارالکتب بیروت ۱۰/ ۷۷۔۷۸

[5] صحیح البخاری کتاب الانبیاء ۱/ ۴۶۹ و کتاب النکاح ۱/ ۷۷۹ قدیمی کتب خانہ کراچی، صحیح مسلم کتاب الرضاع باب الوصیۃ بالنساء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۷۵

مجمع زنان کی شناعت وہ ہیں کہ لاینبغی ان تذکر فضلا ان تسطر (جن کا ذکر نامناسب ہے چہ جائیکہ لکھا جائے۔ت) جسے ان نازک شیشوں کو صدمے سے بچانا ہو تو راہ یہی ہے کہ شیشیاں شیشیاں بھی بے حاجت شرعیہ نہ ملنے پائیں کہ آپس میں مل کر بھی ٹھیس کھاجاتی ہیں حاجات شرعیہ وہی جو علمائے کرام نے استثناء فرمادیں، غرض احادیث مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہلکا نہیں کہ اجتماع نساء میں خیر وصلاح نہیں آئندہ اختیار بدست مختار۔

جواب سوال ہشتم ونہم: ان دونوں سوالوں کا جواب بعد ملاحظہ اصل سوم وجوابات سابقہ ظاہر کہ بعد اسقاط اعتبار ملک ولحاظ سکونت یہ ان سے جدا کوئی صورت نہیں۔

جواب سوال دہم: ملک کا حال وہی ہے جو اوپر گزرا، اور شوہر کے پاس جانا مطلقاً جائز جبکہ ستر حاصل اور تحفظ کامل اور ہر گونہ اندیشہ فتنہ زائل اور موقع غیر موقع ممنوع وباطل ہو۔اور شوہر جس مکان میں رہے اگرچہ ملک مشترک بلکہ غیر کی ملک ہو اس کے پاس رہنے کی بھی بشرائط معلومہ مطلقاً اجازت بلکہ جب نہ مہر معجّل کا تقاضا نہ مکان مغصوب ہونے کے باعث دین یا جان کا ضرر ہو اور شوہر شرائط سکنائے واجبہ مذکورہ فقہ بجا لایا ہو تو واجب انھیں شرائط سے واضح ہوگا کہ مسکن میں اوروں کی شرکت سکونت کہاں تک تحمل کی جاسکتی ہے اتنا ضروری ہے کہ عورت کو ضرر دینا بنص قطعی قرآن عظیم حرام ہے۔اور شک نہیں کہ اجنبی مرد تو مرد ہیں سوتن کی شرکت بھی ضرر رساں، اور جہاں ساس، نند، دیورانی، جٹھانی سے ایذا ہو تو ان سے بھی جدا رکھنا حق زنان والتفصیل فی ردالمحتار۔

جواب سوال یازدہم: یہ تقریباً وہی سوال ہے محارم کے یہاں بشرائط جائز، جواب سوم بھی ملحوظ رہے ورنہ خدا کے گھر یعنی مساجد سے بہتر عام محفل کہاں ہوگی۔اور ستر بھی کیسا کہ مردوں کی ادھر ایسی پیٹھ کہ منہ نہیں کرسکتے اور انھیں حکم کہ بعد سلام جب تک عورتیں نہ نکل جائیں نہ اٹھو مگر علماء نے اوّلاً کچھ تخصیصیں کیں جب زمانہ فتن کا آیا مطلقاً ناجائز فرمادیا۔

جواب سوال دوازدہم: اگر جانے میں اس حالت میں جانے سے انکار کروں تو انھیں منہیات کا چھوڑنا پڑے گا تو جب تک ترک نہ کریں جانا ناجائز، اور جانے کہ میں جاؤں تو میرے سامنے منہیات نہ کرسکیں گے تو جانا واجب۔جبکہ خود اس جانے میں منکر کا ارتکاب نہ ہو۔اور اگر نہ یہ نہ وہ تو محل عار وطعن وبدگوئی وبدگمانی سے احتراز لازم۔خصوصاً مقتدا کو۔ورنہ بشرائط معلومہ جبکہ حالت مذکورہ سوال ہو کہ اسے نہ حظ نہ توجہ، اگرچہ تحریم نہیں مگر حدیث ابن عمر

رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ شہنا کی آواز سن کر کانوں میں انگلیاں دیں اور یہی فعل حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نقل کیا اس سے احتراز کی طرف داعی خصوصا نازک دل عورتوں کے لئے حدیث انجشہ ابھی گزری اور صلاح پر اعتماد نری غلطی ع

بسا کیں آفت از آواز خیزد

(بہت دفعہ آواز سے آفت آپڑتی ہے۔ت)

ع حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے۔

جواب سوال سیزدہم: جواب پنجم ملاحظہ ہو، عورت کا عورت کے ساتھ ہونا زیادت عورت ہے نہ حفاظت کی صورت سونے پر سونا جتنا بڑھاتے جائے محافظ کی ضرورت ہوگی نہ کہ ایک توڑا دوسرے کی نگہداشت کرے۔

جواب سوال چہاردہم: گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہاں وہ صورتیں جہاں منع صرف حق شوہر کے لئے ہے جیسے مہر معجّل نہ رکھنے والی کا ہفتے کے اندر والدین یا سال کے اندر دے کر محارم کے یہاں جانا وہاں شب باش ہونا یہ اجازت شوہر سے جائز ہو جائے گا۔ والّالا۔

جواب سوال پانزدہم: "اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ"[1] (مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ت) مرد کو لازم کہ اپنی اہلیہ کو حتی المقدور مناہی سے روکے "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا"[2] (اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ۔ عورت بحال نافرمانی دہری گنہگار ہوگی۔ ایک گناہ شرع، دوسرے گناہ نافرمانی شوہر، اس سے زیادہ اثر جو عوام میں مشتہر کہ بے اذن جائے تو نکاح سے جائے غلط اور باطل۔ مگر جبکہ شوہر نے ایسے جانے پر طلاق بائن معلق کی ہو، مرد ہر مجلس خالی عن المنکرات میں شریک ہوسکتا ہے اور نہی عن المنکر کے لئے مجالس منکرہ میں بھی جانا ممکن جبکہ مشیر فتنہ نہ ہو، "وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ"[3] (فتنہ قتل سے بڑا ہے۔ت) مگر تجسّس واتباع عورات ودخول دار غیر بے اذن کی اجازت نہیں۔

جواب سوال شانزدہم: عورتوں کے لئے محرم عورت کے معنی اصل پنجم میں گزرے اور نہ بھیجنے

---

[1] القرآن الکریم ۴/ ۳۴

[2] القرآن الکریم ۶۶/ ۶

[3] القرآن الکریم ۲/ ۲۱۷

میں اصلاً محذور شرعی نہیں اگرچہ مجلس محارم زن کے یہاں ہو بلکہ اگر واعظ اکثر واعظان زمانہ کی طرح کہ جاہل وناعاقل وبیباک وناقابل ہوتے ہیں مبلغ علم کچھ اشعار خوانی یا بے سروپا کہانی یا تفسیر مصنوع یا تحدیث موضوع، نہ عقائد کا پاس نہ مسائل کا احتفاظ۔ نہ خدا سے شرم نہ رسول کا لحاظ، غایت مقصود پسند عوام اور نہایت مراد جمع حطام۔ یا ذاکر ایسے ہی ذاکرین غافلین مبطلین جاہلین سے کہ رسائل پڑھیں تو جہال مغرور کے اشعار گائیں تو شعراء بے شعور کے انبیاء کی توہین خدا پر اتہام اور نعت ومنقبت کا نام بدنام، جب تو جانا بھی گناہ بھیجنا بھی حرام۔ اور اپنے یہاں انعقاد مجمع اثام۔ آج کل اکثر مواعظ ومجالس عوام کا یہی حال پر ملال۔ **فانا ﷲ وانا الیہ راجعون**۔ اسی طرح اگر عادت نساء سے معلوم یا مظنون کہ بنام مجلس وعظ وذکر اقدس جائیں اور سنیں نہ سنائیں بلکہ عین وقت ذکر اپنی کچریاں پکائیں جیسا کہ غالب احوال زنان زمان، تو بھی ممانعت ہی سبیل ہے کہ اب یہ جانا اگرچہ بنام خیر مگر مروجہ غیر ہے ذکر وتذکیر کے وقت لغو ولفظ شرعاً ممنوع وغلط، اور اگر ان سب مفاسد سے خالی ہو اور وہ قلیل ونادر ہے تو محارم کے یہاں بشرائط معلومہ بھیجنے میں حرج نہیں اور غیر محارم یعنی مکان غیر یا غیر مکان میں بھیجنا اگر کسی طرح احتمال فتنہ یا منکر کا مظنہ یا وعظ وذکر سے پہلے پہنچ کر اپنی مجلس جمانا یا بعد ختم اسی مجمع زنان کا رنگ منانا ہو تو بھی نہ بھیجے کہ منکر ونامنکر اور بلحاظ تقریر جواب سوم وہفتم یہ شرائط عام تر، اور اگر فرض کیجئے کہ واعظ وذاکر عالم سنی متدین ماہر اور عورتیں جاکر حسب آداب شرع بحضور قلب سمع میں مشغول رہیں اور حال مجلس وسابق ولاحق وذہاب وایاب بلکہ جملہ اوقات میں جمیع منکرات وشنائع مالوفہ وغیر مالوفہ معروفہ وغیر معروفہ سب سے تحفظ تام وتحرز تمام پر اطمینان کافی ووافی ہو، اور سبحان اللہ کہاں تحرز اور کہاں اطمینان تو محارم کے یہاں بھیجنے میں اصلاً حرج نہیں ہے نہ اجانب **فھذا مما استخیر اللہ تعالٰی فیہ** (یہ وہ جس میں اللہ تعالٰی سے خیر کی دعا ہے۔ت) وجیز کردری میں فرمایا: عورت کا وعظ سننے کو جانا لاباس بہ ہے [1]۔ جس کا حاصل کراہت تنزیہی۔ امام فخر الاسلام نے فرمایا: وعظ کی طرف عورت کا خروج مطلقاً مکروہ ہے۔ جس کا اطلاق مفید کراہت تحریمی، اور انصاف کیجئے تو عورت کا بستر کامل وحفظ شامل اپنے گھر کے پاس مسجد میں صلحاء محارم کے ساتھ تکبیر کے وقت جاکر نماز میں شریک ہونا اور سلام ہوتے ہی دو قدم رکھ کر گھر میں جانا ہرگز فتنہ کی گنجائشوں تو سیعوں کا ویسا ہی احتمال نہیں رکھتا جیسا کہ غیر محلّہ غیر جگہ بے معیت محرم

---

[1] فتاوٰی بزازیہ علی ہامش فتاوٰی ہندیہ کتاب النکاح الفصل الثامن عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۴/ ۱۵۷

مکان اجانب واحاطہ مقبوضہ اباعد میں جاکر مجمع ناقصات العقل والدین کے ساتھ مخلے بالطبع ہونا پھر اسے علماء نے بلحاظ زمان مطلقاً منع فرمادیا باآنکہ صحیح حدیثوں میں اس سے ممانعت کی ممانعت موجود اور حاضرین عیدین پر تو یہاں تک تاکید اکید کہ حیض والیاں بھی نکلیں۔اگر چادر نہ رکھتی ہوں دوسری اپنی چادروں میں شریک کرلیں۔مصلے سے الگ بیٹھیں خیر ودعاء مسلمین کی برکت لیں تو یہ صورت اولٰی بالمنع ہے شرع مطہر فقط فتنہ ہی سے منع نہیں فرماتی بلکہ کلیۃً اس کا سد باب کرتی اور حیلہ ووسیلہ شرک کے یکسر پر کترتی ہے غیروں کے گھر جہاں نہ اپنا قابو نہ اپنا گزر حدیث میں تو اپنے مکانوں کی نسبت آیا **لاتسکنوھن الغرف**[1] عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو۔یہ وہی طائر نگاہ کے پر کترتے ہیں شرع مطہر نہیں فرماتی کہ تم خاص لیلٰی وسلمٰی پر بدگمانی کرو یا خاص زید وعمرو کے مکانوں کو مظنہ فتنہ کہو یا خاص کسی جماعت زنان کو مجمع نا بایستنی بتاؤ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتی ہے کہ **ان من الخرز سوء الظن** (بدگمانی میں حفاظت ہے۔ت)۔

نگہ دار دآں شوخ در کیسہ دُر کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بُر

(نگاہ رکھ اے ہوشیار آدمی جیب میں موتی والے۔کیونکہ جیب کترے ہر ایک کو جانتے ہیں۔ت)

صالح وطالح کسی کے منہ پر نہیں لکھا ہوتا ظاہر ہزار جگہ خصوصاً اس زمن فتن میں باطن کے خلاف ہوتا ہے۔اور مطابق بھی ہو تو صالحین وصالحات معصوم نہیں اور علم باطن وادراک غیب کی طرف راہ کہاں اور سب سے در گزرے تو آج کل عامہ ناس خصوصاً نساء میں بڑا ہنر آن ہوی جوڑ لینا طوفان لگادینا ہے کاجل کی کوٹھڑی کے پاس ہی کیوں جائے کہ دھبا کھائیے۔لاجرم سبیل یہی ہے کہ بالکل دربا ہی جلادیا جائے ع

وہ سر ہی ہم نہیں رکھتے جسے سودا ہو ساماں کا

شرع مطہر حکیم ہے اور مؤمنین اور مومنات پر رؤف ورحیم۔اس کی عادت کریمہ ہے کہ ایسے مواضع احتیاط میں ما بہ باس کے اندیشہ سے مالا باس بہ کہہ کر منع فرماتی ہے جب شراب حرام فرمائی اس صورت کے برتنوں میں نبیذ ڈالنی منع فرمادی جن میں شراب اٹھایا کرتے تھے کہ زید کہے بارہا ایسے مجامع ہوتے ہیں کبھی فتنہ نہ ہوا جان برادر علاج واقعہ کیا بعد الوقوع چاہئے **ماکل مرۃ تسلم الجرۃ** (مٹکا ہر مرتبہ سالم نہیں رہتا۔ت) ع

[1] تاریخ بغداد ترجمہ یحیٰی بن زکریا نمبر ۷۵۲۰ دار الکتاب العربی بیروت ۱۴/ ۲۲۴

ہر بار سبو زچاہ سالم نرسید

(بھرا مٹکا ہر بار کنویں سے سالم نہیں پہنچتا۔ت)

اکل وشرب وغیرہا کی صدہا صورتوں میں اطباء لکھتے ہیں یہ مضر ہے اور لوگ ہزار بار کرتے ہیں طبیعت کی قوت ضد کی مقاومت تقدیر کی مساعدت کہ ضرر نہیں ہوتا اس سے اس کا بے غائلہ ہونا سمجھا جائے گا خدا پناہ دے۔بری گھڑی کہہ کر نہیں آتی اجنبیوں سے علماء کا ایجاب حجاب آخر اسی سد فتنہ کے لئے ہے پھر سوا چند توفیق رفیق بندوں کے چچا ماموں خالہ پھوپھی کے بیٹوں کنبے بھر کے رشتہ داروں کے سامنے ہونے کا کیسا رواج ہے اور اللہ بچاتا ہے فتنہ نہیں ہوتا اس سے بدتر عام خدا ناترس ہندیوں کے وہ بدلحاظی کے لباس آدھے سر کے بال اور کلائیاں اور کچھ حصہ گلو وشکم وساق کا کھلا رہنا تو کسی گنتی شمار ہی میں نہیں،اور زیادہ بانکپن ہوا تو دوپٹہ شانوں پر ڈھلکا ہوا کریب یا جالی باریک یا خاص ململ کا جس سے سب بدن چمکے اور اس حالت کے ساتھ ان رشتہ داروں کے سامنے پھرنا بااینہمہ وہ رؤف ورحیم حفظ فرماتا ہے فتنہ نہیں ہوتا ان اعضاء کا ستر کیا بعینہٖ واجب تھا حاشا بلکہ وہی دواعی وسد باب پھر اگر ہزار بار داعی نہ ہوئے تو کیا وہ حکم حکمت باطل ہو جائینگے شرع مطہر جب مظنہ پر حکم دائر فرماتی ہے اصل علت پر اصلا مدار نہیں رکھتی وہ چاہے کبھی نہ ہو نفس مظنہ پر حکم چلے گا فقیر کے پاس تو یہ ہے اور جو اس سے بہتر جانتا ہو مجھے مطلع کرے بہر حال اس قدر یقینی کہ بھیجنا محتمل اور نہ بھیجنا بالاجماع جائز وبے خلل، لہذا فقیر غفراللہ تعالٰی لہ کے نزدیک اسی پر عمل رہا واعظ وذاکر وہ بشرطیکہ جس منکر پر اطلاع پائے حسب قدرت انکار وہدایت کرے ہر مجلس میں جاسکتا ہے **واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔**

کتب عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

رسالہ **مروج النجا لخروج النساء** ختم شد

مسئلہ ۸۸: از الموڑہ محلّہ نقاری ٹولہ متصل تحصیل مرزا قاسم بیگ عنایت بیگ ۴ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ

جناب مولانا صاحب مخدوم ومطاع بندہ زاداللہ اشفاقہم بعد از تسلیم مع التکریم مدعا یہ ہے کہ ایک لڑکی ہے اس نے اپنے نان ونفقہ کا دعوی کیا ہے۔اور اس لڑکی کو اس کے خاوند نے مار کر نکال دیا اس نے اپنے نان ونفقہ کا دعوی کیا ہے مگر اس میں یہ ہے کہ اس لڑکی کا دعوی کیا فوجداری میں صاحب مجسٹریٹ نے یہ حکم دیا کہ بڑے سول سرجن کا ملاحظہ کراؤ تو اس میں یہ ہے کہ اگر بڑا ڈاکٹر ملاحظہ کرے تو اس میں نکاح سے باہر ہوگی یا نہ ہوگی، دیکھنا بڑے ڈاکٹر کا جائز ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

بڑا ڈاکٹر خواہ چھوٹا، مسلمان ہو خواہ غیر مذہب کا اپنا ہو یا خواہ پرایا۔ باپ ہو یا خواہ بیٹا۔ غرض

شوہر کے سوا کوئی مرد ہو اسے دکھانا حرام قطعی ہے سخت گناہ شدید ہے۔اول تو نان نفقہ کے دعوے میں عورت کا ستر عورت دکھانے کی ضرورت نہیں، اگر ضرورت ہو بھی کہ مرد دعوی کرے یہ عورت مرد کے قابل نہیں تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ حاکم کسی مسلمان عورت کو حکم دے کہ وہ دیکھ کر بیان کرے مرد کو دکھانا مذہب اسلام کے بالکل خلاف ہے۔واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۸۹: مرسلہ محمد اکرم حسین از دوہری بوساطت مولانا حامد حسین صاحب رامپوری مدرس اول مدرسہ اہل سنت بریلی ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شوہر اپنی بی بی اور بی بی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟ اور اس کا چھونا کیسا ہے یعنی مرد کو اپنی عورت کو اور عورت اپنے شوہر کو چھو سکتی ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

زن وشو کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں چھونا مطلقاً جائز ہے حتی کہ فرج وذکر کو بلکہ بہ نیت صالحہ موجب ثواب واجر ہے **کما نص علیہ سیدنا الامام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ** (جیسا کہ ہمارے سردار امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کی تصریح فرمائی۔ت) البتہ بحالت حیض ونفاس زیر ناف زن سے زیر زانو تک چھونا منع ہوتا ہے **علی قول الشیخین رضی اللہ تعالٰی عنھما بہ یفتی** (امام اعظم اور قاضی امام ابو یوسف رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ارشاد کے مطابق یہ حکم ہے اور اس کے مطابق فتوٰی دیا جاتا ہے۔ت) اسی طرح اور عوارض خاصہ مثل اعتکاف واحرام وغیرہا کے باعث ان عوارض تک ممانعت ہوجاتی ہے۔اور شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اس کے بدن کو چھونے کی اجازت نہیں **لانقطاع النکاح بالموت** (اس لئے کہ موت واقع ہوجانے سے نکاح منقطع ہوجاتا ہے۔ت) اور عورت جب تک عدت میں ہے شوہر مرد کا بدن چھو سکتی اسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائن نہ ہو چکی ہو۔

لبقاء النکاح فی حقھا بالعدۃ نص علی ذٰلك فی تنویر الابصار والدر المختار وغیرہما من معتمدات الاسفار۔ واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم۔	اس لئے کہ عدت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا نکاح باقی رہتا ہے چنانچہ تنویر الابصار اور درمختار اور ان کے علاوہ دیگر متعدد بڑی کتب میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔واللہ تعالٰی اعلم۔(ت)

مسئلہ ۹۰: ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہ کون اشخاص ہیں کہ جن سے نکاح حرام اور

وہ کون کون ہے جن سے پردہ کرنا درست نہیں۔**بینوا توجروا**۔ (بیان فرمائیے اجر پایئے۔ت)

الجواب:

پردہ صرف ان سے نادرست ہے جو بسبب نسب کے عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہوں اور کبھی کسی حالت میں ان سے نکاح ناممکن ہو جیسے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسا، ان کے سوا جن سے نکاح کبھی درست ہے اگرچہ فی الحال ناجائز ہو جیسے بہنوئی جب تک بہن زندہ ہے یا چاچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے بیٹے، یا جیٹھ، دیور ان سے پردہ واجب ہے اور جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہو سکتا مگر وجہ حرمت علاقہ نسب نہیں بلکہ علاقہ رضاعت ہے جیسے دودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسا، یا علاقہ صہر ہو جیسے خسر، ساس، داماد، بہو، ان سب سے نہ پردہ واجب نہ نادرست ہے کرنا نہ کرنا دونوں جائز اور بحالت جوانی یا احتمال فتنہ پردہ کرنا ہی مناسب۔ خصوصا دودھ کے رشتے میں کہ عوام کے خیال میں اس کی ہیبت بہت کم ہوتی ہے جن سے نکاح حرام ہے ان کی بعض مثالیں اوپر گزریں اور پوری تفصیل آٹھ دس ورق میں آئے گی کتب فقہ میں مفصل مسطور ہے جو خاص امر درپیش ہو اسی سے سوال کافی ہے۔واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۹۱: نامحرم عورتوں کو اندھے سے پردہ کرنا لازم ہے اس زمانہ میں یا نہیں؟ اور مقتضٰی احتیاط کیا ہے؟

الجواب:

اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا کہ آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے کا۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ[1] واللہ تعالٰی اعلم۔	کیا تم دونوں اندھی ہو کیا تم اسے دیکھ نہیں رہی ہو۔واللہ تعالٰی اعلم۔(ت)

مسئلہ ۹۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ خلوت اجنبیہ کے ساتھ جائز اور زنان شوہر دار پر پردہ کرنا واجب ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

خلوت اجنبیہ کے ساتھ حرام ہے۔احادیث امیر المومنین عمر وعبداللہ بن عمر وجابر بن سمرہ وعامر

[1] جامع الترمذی ابواب الاستیذان والادب باب ماجاء احتجاب النساء من الرجال امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۱

بن ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم میں مرفوعاوراد:

الالا یخلون رجل بامرأۃ الاکان ثالثھما الشیطان [1] وفی الاشباہ وتحرم الخلوۃ بالاجنبیۃ ویکرہ الکلام معھا۔	سن لو یعنی آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی مرد کسی غیر محرم عورت کے پاس اکیلا نہیں بیٹھتا مگر حال یہ ہوتا ہے کہ تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔(لہٰذا وہ لعین انھیں برائی میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے) اور الاشباہ والنظائر (کتب فقہ میں ہے) کہ غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا بیٹھنا (اور خلوت اختیار کرنا) شرعًا حرام ہے اور اس سے باتیں کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ کام ہے۔(ت)

اور زنان حرام کو بنص قرآن ستر واجب اور جوان عورتوں کو اس زمانہ میں حجاب لازم۔

فی الدرالمختار وینظر من الاجنبیۃ الی وجھھا فحل النظر مقید بعدم الشھوۃ والافحرام وھذا فی زمانھم اما فی زماننا فمنع من الشابۃ قھستانی وغیرہ انتھی [2] ملخصًا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ [3]	درمختار میں ہے کسی اجنبی (غیر متعلقہ) عورت کو (مرد) دیکھ سکتا ہے لیکن اس دیکھنے کا جائز ہونا اس قید سے مقید ہے کہ دیکھنے والا بشہوت نہ دیکھے ورنہ عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے اور یہ حکم بھی ان کے زمانے میں تھا (مراد یہ کہ زمانہ سابق میں تھا) لیکن اب ہمارے زمانے میں یہ حکم ہے کہ جوان عورت کو دیکھنا ممنوع ہے۔ قہستانی وغیرہ میں یہی مذکور ہے انتھی ملخصًا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔(ت)

مسئلہ ۹۳: از محلّہ شہر کہنہ سہسوانی ٹولہ مرسلہ تفضل حسین صاحب

علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ جو شخص نامحرم عورتوں سے اپنی پیٹھ اور ہاتھ اور پیر وقت نہانے کے ملوائے اور وقت سونے کے اپنے پیر دبوائے اور ناچنے والی عورتوں کو یعنی طوائفوں کو مرید کرے اور نال ان لوگوں کا کھائے، اور بعد مرید کرنے وہ طوائفیں جو کام کرتی تھیں وہی کام کرتی رہیں اس شخص کے ہاتھ پر بیعت جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] جامع الترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات امین کمپنی دہلی ۱/ ۱۴۰، جامع الترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ امین کمپنی دہلی ۲/ ۳۹، موارد الظمآن حدیث ۲۳۸۲ کتاب المناقب المطبعۃ السلفیہ ومکتبتھا ص۵۶۸، المستدرک للحاکم کتاب العلم خطبہ عمر رضی اللہ عنہ دارالفکر بیروت ۱/ ۱۱۵۔۱۱۴

[2] الاشباہ والنظائر الفن الثالث احکام الانثی ادارۃ القرآن کراچی ۲/ ۱۷۵

[3] درمختار کتاب الحظر والاباحۃ باب فی النظر والمس مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۴۲۔۲۴۱

الجواب:

نامحرم عورتوں سے ہاتھ اور پیٹھ اور پنڈلیاں ملوانا یا دبوانا اگر نہ تو تنہائی میں ہو نہ محل فتنہ ہو تو حرج نہیں ورنہ گناہ ہے اور رنڈیوں سے اگر توبہ لے کر مرید کرے اور انھیں ہدایت کرے اور وہ نہ مانیں تو انھیں دور کرے اور ان کا حرام مال کسی حال میں نہ لے تو جائز ہے۔ مگر آج کل جو یہ طریقہ رائج ہے کہ دنیا پرست پیر رنڈیوں کو بلا توبہ مرید کرلیتے ہیں اور انھیں توبہ کی ہدایت نہیں کرتے اور ان کے نہ ماننے پر بقدر مقدور ان پر سختی نہیں کرتے ان سے بیزاری وجدائی نہیں کرتے ان کا حرام مال کھاتے ہیں ایسے پیر ضرور سخت شدید فاسق ہیں جو ایسا ہو اس کے ہاتھ پر بیعت ناجائز ہے۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۹۴: از سنبھل محلّہ کوٹ ضلع مرادآباد مرسلہ حافظ اکرام صاحب ۲۷ صفر ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اپنی حقیقی ہمشیرہ کے شوہر سے عورت کو پردہ کرنا فرض ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

بہنوئی کا حکم شرع میں بالکل مثل حکم اجنبی ہے بلکہ اس سے بھی زائد کہ وہ جس بے تکلفی سے آمد ورفت نشست وبرخاست کرسکتا ہے غیر شخص کی اتنی ہمت نہیں ہوسکتی لہذا صحیح حدیث میں ہے:

قالوا یارسول اللہ ارأیت الحمو قال الحمو الموت[1]۔	صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ! جیٹھ، دیور، اور ان کے مثل رشتہ داران شوہر کا کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ تو موت ہیں۔

خصوصًا ہندوستان میں بہنوئی کہ باتباع رسوم کفار ہند سالی بہنوئی میں ہنسی ہوا کرتی ہے۔ یہ بہت جلد شیطان کا دروازہ کھولنے والی ہیں۔ **والعیاذ باللہ تعالٰی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۹۵: مسئولہ محمد حسین سوداگر لکھیم پور ضلع کھری اودھ بر دکان محمد ضامن علی سوداگر ۴ رجب المرجب ۱۳۳۳ھ

علماء دین اس مسئلہ میں کیا فتوٰی دیتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک طوائف سے تعلقات ناجائز کئے جس کو عرصہ آٹھ برس کا ہوگیا۔ ز شروع زمانہ میں طوائف قسم کی رو سے پابند کی گئی مگر بعد کو عہد شکنی کی، ایک سال تک غیر پابندی کے ساتھ تعلقات رہے لیکن بعد کو پھر طوائف نے بہ کوشش خود پابندی اختیار کی۔ ظاہرہ ہر چند کوشش کی لیکن اس وقت تک پابند ظاہر ہے۔ اس درمیان میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جو اس

[1] صحیح البخاری کتاب النکاح باب لایخلون رجل بامرأۃ الاذو محرم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۸۷، جامع الترمذی ابواب الرضاع ۱/ ۱۳۹ و مسند احمد بن حنبل عن عقبہ بن عامر ۴/ ۱۴۹ و ۱۵۳

وقت تک بعمر گیارہ ماہ ہے وہ شخص اس ناجائز تعلق سے کنارہ کش ہونا چاہتا ہے مگر احباب لوگ رائے دیتے ہیں کہ اگر لڑکی اپنی عمر کو پہنچ کر اپنے پیشہ میں رہی تو اس شخص کا نامہ اعمال خراب ہوگا لہٰذا اس شخص کو یہ دریافت طلب ہے کہ دفعۃً وہ شخص تعلقات سے کنارہ کشی اختیار کرے تو شرع سے اس کے ذمہ گناہ عائد ہوگا یا نہیں، اگر صریح گناہ ہے تو اس کی بریت کی کیا دلیل ہوسکتی ہے اس شخص کے بیوی اور بچے بھی موجود ہیں اس وجہ سے وہ نکاح سے بھی علیحدہ رہنا چاہتا ہے اور وہ شخص عرصہ سات برس سے اسی طوائف کے مکان پر مقیم ہے کبھی گاہے گاہے مہینہ پندرہ روز کو بتلاش روزگار باہر بھی چلا جاتا ہے طوائف اور اس کے دیگر عزیز واقارب کا مکان ایک ہی ہے لیکن اس کی نشست وبرخاست کی سرحد علیحدہ ہے اس میں کسی کا گزر نہیں بے پردگی ضرور ہے بہر حال جو کچھ احکام شرعی ونیز علمائے دین کی رائے ہو بواپسی ڈاک دستخط ثبت فرما کر احقر کے نام روانہ فرمائیں تاکہ اس شخص کو اس سے نجات ملے اور وہ شخص اپنی حرکات ناشائستہ سے توبہ بھی کرتا ہے۔ فقط۔

الجواب:

اللہ عزوجل ہدایت دے، شخص مذکورہ پر فرض قطعی ہے کہ فوراً فوراً یا تو اس عورت سے نکاح کرلے یا ابھی ابھی اسے جدا کردے جو آن دیر میں گزرے گی استحقاق عذاب الٰہی اس پر برابر رہے گا اور بے اس کے اس کی توبہ ہر گز مقبول نہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ:

المستغفر من الذنب وہو مقیم علیه کالمستهزئی بربه، رواہ البیہقی [1] فی شعب الایمان وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم۔	جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے (معاذاللہ) تمسخر کرتا ہے۔ (امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمائی۔ ت)

اور وہ لڑکی شرعاً اس کی لڑکی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: **للعاهر الحجر** [2]

[1] شعب الایمان حدیث ۷۱۷۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۴۳۶

[2] صحیح البخاری کتاب الوصایا باب قول الموصی الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۸۳، مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۳۹

(بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو) اور زانی کے لئے کنکر و پتھر ہیں۔ (یعنی اس سے نسب ثابت نہیں) اور جب یہ توبہ کرے گا وہ اگر گناہ کرے گی اس کا وبال اس پر عائد نہ ہوگا۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

"لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی" [1]	کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہ اٹھائیگی (روز قیامت)۔ (ت)

ہاں اگر یہ گناہ سے بچ کر آئندہ کسی تدبیر سے لڑکی کو گناہ سے بچا سکے تو ضرور ہے کہ ایسا کرے۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۹۶: از مارواڑ موضع کنوٹوڑہ علاقہ بھاؤنگر مسئولہ مولوی فضل امیر امام مسجد روز یک شنبہ بتاریخ ۱۲ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ

اگر مسجد کے اندر وعظ یا میلاد کی محفل ہوتی ہو تو کیا عورتوں کو مسجد کے اندر باپردہ آنے کی اجازت ہے یا کہ نماز پڑھنا عورتوں کو مسجد کے اندر جائز یا کہ نہیں؟

الجواب:

عورتیں نماز مسجد سے ممنوع ہیں اور واعظ یا میلاد خواں اگر عالم سنی صحیح العقیدہ ہو اور اس کا وعظ و بیان صحیح و مطابق شرع ہو اور جانے میں پوری احتیاط اور کامل پردہ ہو اور کوئی احتمال فتنہ نہ ہو اور مجلس رجال سے دور ان کی نشست ہو تو حرج نہیں مگر مساجد کے جانے میں ان شرائط کا اجتماع خیال و تصور سے باہر شاید نہ ہوسکے، **ومن لم یعرف اھل زمانہ فھو جاھل** [2] (جو کوئی اپنے زمانے والوں کو نہ پہچانے تو نادان (اور ناسمجھ) ہے۔ ت) **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۹۷: از بنارس چھاؤنی محلّہ دبٹوری محال تھانہ سکرور رسیدہ مولوی عبدالوہاب بروز چہار شنبہ بتاریخ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ

یہ کہ ایسے شخص کے سامنے جو ابھی جوان ہو اور وہ پیری مریدی کرتا ہو تو عورتوں کو بلاپردہ جانا جائز ہے یا نہیں؟ اور جبکہ خود پیر صاحب خواہش سے مجبور کرکے بلاتے ہیں۔

الجواب:

بے پردہ بایں معنٰی کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کچھ کھلا ہو جیسے سر کے بالوں کا کچھ

---

[1] القرآن الکریم ۶/ ۱۶۴

[2] درمختار کتاب الصلوٰۃ باب الوتر والنوافل مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۹۹

حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے خواہ وہ پیر ہو یا عالم۔ یا عامی جوان ہو، یا بوڑھا، اور اگر بدن موٹے اور ڈھیلے کپڑوں سے ڈھکا ہے نہ ایسے باریک کہ بدن یا بالوں کی رنگت چمکے۔ نہ ایسے تنگ کہ بدن کی حالت دکھائیں اور جانا تنہائی میں نہ ہو اور پیر جوان نہ ہو، غرض کوئی فتنہ نہ فی الحال ہو، نہ اس کا اندیشہ ہو تو علم دین امور راہ خدا سیکھنے کے لئے جانے اور بلانے میں حرج نہیں۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۹۸: ماہ صفر کے آخر چہار شنبہ کو عورتیں بطور سفر شہر سے باہر جائیں اور قبروں پر نیاز وغیرہ دلائیں جائز ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

ہر گز نہ ہو سخت فتنہ ہے۔ اور چہار شنبہ محض بے اصل ہے۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۹۹: مسئولہ مسلمانان جام جودھپور کاٹھیاواڑ معرفت شیخ عبدالستار صاحب پوربند کاٹھیاواڑ متصل قندیل ۱۵ جمادی الاولٰی ۱۳۳۴ھ

چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سنائی دیتی ہے یونہی محرم کے مہینے میں کتاب شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر پڑھتی ہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب:

ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سے محل فتنہ ہے۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۱۰۰: از گونڈل علاقہ کاٹھیاواڑ عبدالستار بن اسمٰعیل رضوی بروز شنبہ تاریخ ۱۷ رجب ۱۳۳۴ھ

بہو اپنے خسر کا پردہ کرے یا نہ کرے۔ اسی طرح جیٹھ دیور کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

جیٹھ اور دیور سے پردہ واجب ہے کہ وہ نامحرم ہیں اور خسر سے پردہ واجب نہیں جائز ہے۔ اس کا ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب۔ اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب اگر کریگی گنہگار ہوگی اور محارم غیر نسبی مثل علاقہ مصاہرت و رضاعت ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز۔ مصلحت و حالت پر لحاظ ہوگا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے۔ یہی حکم خسر اور بہو کا ہے۔ اور جہاں **معاذاللہ** فتنہ ہو پردہ واجب ہو جائے گا۔ "**وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ**

مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ"[1] (اللہ تعالٰی فساد کرنے والے کو اصلاح کرنے والے سے جانتا ہے۔ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۱و۱۰۲: از فرخ آباد شمس الدین احمد ۱۸ شوال المعظم ۱۳۳۴ھ

(۱) ایک شخص اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ کبھی تو ایک دالان میں تنہارات کو سوتا ہے اور دروازہ دالان کا موٹی چکوں سے پردہ دار ہوتا ہے۔ باہر سے اندر کا کچھ حال کسی کو نظر نہیں آتا اور چراغ وغیرہ بھی نہیں ہوتا۔ سوتے وقت اندھیرا کرلیا جاتا ہے، اور کبھی کوٹھری کے اندر ایک شخص اور کوٹھری کے باہر دوسرا شخص اور تیسرا کوئی نہیں۔ اس طرح سے سوتے ہیں۔ اور کبھی تنہا ایک مکان میں۔

(۲) روزانہ کے برتاؤ بالکل ایسے ہیں جیسے میاں بی بی کے ان دونوں کے بہت قریبی لوگوں سے جو سنا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کو مسائل شریعت معلوم نہیں ہم تو صرف یہ جانتے ہیں کہ ان دونوں نے آپس میں خفیہ نکاح کرلیا ہے۔ یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو اس مکان میں یا تو ہمیشہ رہتے ہیں یا کبھی جاکر دو چار روز رہتے ہیں اور حالات دیکھتے ہیں کیا ان دونوں شخصوں کا ایسا تخلیہ جائز ہے۔ اور ان دونوں یا ایک کے کسی رشتہ دار کو جو چھوٹا ہو اس معاملہ سے منع کرنا چاہئے حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ ان دونوں کو اس بات سے منع کیا جائے گا تو بہت سخت مخالف اور رنجیدہ منع کرنے والے سے ہوں گے۔ فقط۔

الجواب:

(۱) اس کی اجازت نہیں اگرچہ وہ اس پر حرام ہے۔ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم [2]۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	بیشک شیطان جسم انسانی میں اس کے خون کی طرح رواں دواں ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)

(۲) ایسے برتاؤ سے ان پر احتراز لازم ہے۔ حدیث میں آیا ہے:

من کان یؤمن باللہ و بالیوم الاخر فلا یقفن مواقف	جو کوئی، اللہ تعالٰی اور یوم آخرت پر صدق دل سے یقین رکھتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۲۰

[2] صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس و جنودہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۶۴

التھم[1]۔	کہ وہ مقامات تہمت میں نہ ٹھہرے(تاکہ بلا وجہ بدنام نہ ہو جائے)۔(ت)

علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ چاہئے۔یونہی حقیقی رضاعی بہن سے۔واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۳: از بنارس محلّہ پیر کنڈہ مسئولہ مولوی عبدالحمید صاحب ۷ شعبان ۱۳۳۵ھ

عورتوں کا بیان میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم زنانی محفل میں بآواز بلند نثر و نظم پڑھنا اور نظم خوش آواز و لحن کے ساتھ پڑھنا اور مکان کے باہر سے ہمسایہ کے مردوں اور نامحرموں کا سننا تو ایسا پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ **بینوا توجروا** (بیان فرماؤ اجر وثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

عورت کا خوش الحانی سے بآواز پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے نوازل میں فقیہ ابواللیث میں ہے:

نغمۃ المرأۃ عورۃ[2]۔	عورت کا خوش آواز کرکے پڑھنا "عورۃ" یعنی محل ستر ہے۔(ت)

کافی امام ابوالبرکات نسفی میں ہے:

لاتلبی جھرا لان صوتھا عورۃ[3]۔	عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابل ستر ہے۔(ت)

امام ابوالعباس قرطبی کی کتاب السماع پھر بحوالہ علامہ علی مقدسی امداد الفتاح علامہ شرنبلالی پھر ردالمحتار علامہ شامی میں ہے:

لانجیز لھن رفع اصواتھن ولا تمطیطھا ولا تلیینھا وتقطیعھا لما فی ذٰلک من استمالۃ الرجال الیھن و تحریک الشھوات منھم ،ومن ھذا لم یجز	عورتوں کو اپنی آوازیں بلند کرنا،انھیں لمبا اور دراز کرنا،ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تقطیع کرنا(یعنی کاٹ کاٹ کر تحلیل عروض کے مطابق)اشعار کی طرح آوازیں نکالنا،ہم ان سب کاموں

---

[1] مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحطاوی باب ادراک الفریضہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص۲۴۹

[2] ردالمحتار بحوالہ النوازل باب شروط الصلوٰۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۷۲

[3] ردالمحتار بحوالہ الکافی باب شروط الصلوٰۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۷۲

ان تؤذن المرأة[1]۔واللّٰہ تعالٰی اعلم۔	کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کاان کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا۔اور ان مردوں میں جذبات شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی۔اس وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اذان دے۔اور اللہ سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۰۴: از قصبہ باراں ریاست کوٹہ راجپوتانہ مرسلہ قاضی امتیاز علی صاحب ۶ شوال ۱۳۳۵ھ

زانی اور دیوث سے کہاں تک احتراز کرنا چاہئے؟ **بینوا توجروا۔**

الجواب:

زانی اور دیوث فاسق ہیں ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے میل جول سے احتراز چاہئے۔

قال اللہ "وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝۶۸ "[2]۔واللّٰہ تعالٰی اعلم۔	اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں کبھی شیطان بھلاوے میں ڈال دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالم گروہ کے پاس مت بیٹھو۔واللّٰہ تعالٰی اعلم۔(ت)

مسئلہ ۱۰۵و۱۰۶: مولوی نذیر احمد صاحب ساکن سموہان پرگنہ نواب گنج بریلی مورخہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام مسائل مفصلہ ذیل میں کہ:

(۱) وہ شخص کتنے ہیں جن سے عورتوں کو پردہ نہ کرنا جائز ہے؟

(۲) کتنے شخص ایسے ہیں جن سے عورتوں کو گفتگو کرنا اور ان کو اپنا آواز سنانا جائز ہے؟

الجواب:

(۱) تمام محارم مگر رضاعی محارم سے جوان عورت کو پردہ اولٰی ہے۔اور ممکن ہو تو محارم صہری سے بھی۔

(۲) تمام محارم اور حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت ہو تو پردہ کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی۔واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۷: از ڈاکخانہ چیگانگ محلّہ میدنگ ضلع اکیاب مرسلہ محمد عمر ۵/ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

یہاں کے مسلمان اپنی عورتوں کو پہاڑوں اور جنگلوں میں بھیجتے ہیں اور غیر محرم آدمیوں سے کلام اور

[1] ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ باب شروط الصلوٰۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۷۲

[2] القرآن الکریم ۶/ ۶۸

ہنسی مذاق کرتی ہیں بالکل ہی بے دریغ و بے پردہ ہے۔ اگر ان لوگوں کو کوئی عالم وعظ و نصیحت کرے تو اس کو تمسخر واستہزاء کرتے ہیں اور طعن لعن کرتے ہیں حسب شریعت ان لوگوں پر کیا حکم ہے؟

الجواب:

یہ لوگ دیوث ہیں اور دیوث کو فرمایا کہ اس پر جنت حرام ہے۔ دیوثی بھی فقط اس فعل تک ہے وہ جو سائل نے بیان کیا کہ احکام شریعت کے ساتھ تمسخر واستہزاء اور عالم پر طعن ولعن کرتے ہیں یہ تو صریح کفر ہے **والعیاذ باللہ تعالٰی** وہ ایمان سے نکل جاتے ہیں اور ان کی عورتیں نکاح سے۔

قال اللہ تعالٰی " اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ۝۶۵ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ " [1] ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اللہ تعالٰی اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو، لہٰذا معذرت نہ کرو اور بہانے نہ بناؤ۔ بلاشبہہ تم ایمان کے بعد کافر ہوگئے ہو۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔** (ت)

مسئلہ ۱۰۸: از چتوڑ ضلع مرادآباد تحصیل مرسلہ اشرف علی خاں ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

ایک شخص مجلّوق ہے وہ اپنے اس فعل سے نہیں مانتا ہر چند اس کو سمجھایا ہے آپ تحریر فرمائیں کہ اس کا کیا حشر ہوگا اور اس کو کیا دعا پڑھنا چاہئے جس سے اس کی عادت چھوٹے۔

الجواب:

وہ گنہگار ہے۔ عاصی ہے۔ اصرار کے سبب مرتکب کبیرہ ہے۔ فاسق ہے۔ حشر میں ایسوں کی ہتھیلیاں گابھن اٹھیں گی جس سے مجمع اعظم میں ان کی رسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں اور اللہ معاف فرماتا ہے جسے چاہے اور عذاب فرماتا ہے جسے چاہے۔ اسے چاہئے لاحول شریف کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے فوراً دل سے متوجہ بخدا ہو کر لاحول پڑھے نماز پنجگانہ کی پابندی کرے نماز صبح کے بعد بلاناغہ سورۃ اخلاص شریف کا ورد رکھے۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۱۰۹ و ۱۱۰: از فیض آباد مسجد مغل پورہ مرسلہ شیخ اکبر علی مؤذن و مولوی عبدالعلی ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

(۱) اگر پیر ضعیف نہیں ہے جوان ہے اور مستورات اپنی خوشی سے بے پردہ اس کی خدمت کریں ہاتھ پیر دابیں جائز ہے؟

(۲) اگر لڑکیاں جوان جن کی صرف ماں مرید ہے وہ لڑکیاں مع اپنی ماں کے پیر کے اور پیر کی اولاد کے سامنے

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۶۵ و ۶۶

آئیں شوہر یا رشتہ دار کی اجازت اس پر ہے وہ پیر اور وہ عورت اور رشتہ دار اور شوہر سب کو جائز ہے یا حرام ہے؟

الجواب:

(۱) اجنبی جوان عورت کو جوان مرد کے ہاتھ پاؤں چھونا جائز نہیں اگرچہ پیر ہو۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

(۲) اگر سامنے آنا بے ستری سے ہے کہ کپڑے باریک ہیں جن سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بال یا گلے یا کلائیوں کا کوئی حصہ کھلا ہے تو سب کو حرام ہے۔ اور ستر کامل کے ساتھ ہو اور خلوت نہ ہو اور احتمال فتنہ نہ ہو تو حرج نہیں۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۱۱۱: از کمال پورہ علاقہ جیت پورہ بنارس مرسلہ خدابخش زردوز مالک فلور مل اسلامیہ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ: تخمینا ماہ سوا ماہ شادی سے قبل دولھا اور دولھن کو ابٹن ملا جاتا ہے اس کے لئے اپنے خویش واقارب برادری کی عورتیں بلائی جاتی ہیں دولھا خود بالغ ہو یا نابالغ ان کو اکثر وہ عورتیں جن سے رشتہ مذاق کا ہوتا ہے وہی بدن وغیرہ سارے بدن میں ابٹن لگاتی ہیں اور اس کے بعد سب کو گڑ تقسیم کیا جاتا ہے یہ اسراف ہے یا نہیں؟

الجواب:

ابٹن ملنا جائز ہے اور کسی خوشی پر گڑ کی تقسیم اسراف نہیں اور دولھا کی عمر نو دس سال کی ہو تو اجنبی عورتوں کا اس کے بدن میں ابٹن ملنا بھی گناہ وممنوع نہیں۔ ہاں بالغ کے بدن میں نامحرم عورتوں کا ملنا ناجائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی یہ حرام اور سخت حرام ہے۔ اور عورت ومرد کے مذاق کا رشتہ شریعت نے کوئی نہیں رکھا یہ شیطانی وہندوانی رسم ہے۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۱۱۲: از باگ ضلع امجھرہ ریاست گوالیار مکان منشی اوصاف علی صاحب مرسلہ شیخ اشرف علی صاحب سب انسپکٹر ۱۲ جمادی الاولٰی ۱۳۳۶ھ

عورتیں باہم گلا ملا کر مولود شریف پڑھتی ہیں اور ان کی آوازیں غیر مرد باہر سنتے ہیں تو اب ان کا اس طریقہ سے مولود شریف پڑھنا ان کے حق میں باعث ثواب کا ہے یا کیا؟

الجواب:

عورتوں کا اس طرح پڑھنا کہ ان کی آواز نامحرم سنیں باعث ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۱۱۳: مسئولہ تاج محمد صاحب محلّہ مرزاواری از اوجین ملک مالوہ

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اندریں بارہ کہ مسماۃ ہر دلعزیز طوائف بالغہ نے جلسہ عام سود وسو آدمی میں مسمّٰی دلگداز خاں سے بخوشی خاطر نکاح کیا قاضی صاحب شریعت پناہ کے نائب حسب قاعدہ شہر تشریف لائے اور باقاعدہ نکاح پڑھایا، دوروز منکوحہ مذکورہ ناکح مذکور کے گھر رہی اور پھر چار کوس مقام پر کہ وہاں دلگداز خان کا قیام ہے وہ اسے لے گیا ادھر مسماۃ ہر دلعزیز کی نائکہ مسماۃ دلکش نے بصلاح وکیل دلاور خاں بنام دلگداز خاں فراری کا مقدمہ قائم کرکے ذریعہ پولیس دلگداز خاں کو پھنسادیا اب دلاور خاں وکیل باوجود علم نکاح کے مسماۃ دلکش سے روپیہ محنتانہ معقول رقم کھاکر تدابیر اس قسم کی کررہے ہیں کہ مسماہ ہر دلعزیز دلگداز خاں سے علیحدہ کی جائے اور سپرد نائکہ ہوکر پیشہ حرام کاری کرے۔ دوران تحقیقات میں مسماۃ ہر دلعزیز کو بھی ورغلادیا ہے کہ وہ اب یہ کہتی ہے کہ میں نے بخوشی خود نکاح نہیں کیا بلکہ مجھے نشہ پلادیا تھا اور ہیچو قسم تعلیم گواہان وغیرہ جھوٹی کارروائی وکیل موصوف ونیز چند پیروکاران مسلمان منجانب مسماۃ دلکش بطمع زر وبعض بسلسلہ تعلقات ناجائز کررہے ہیں اگر ان کی کوشش سے ایسا ہوگیا کہ مسماۃ ہر دلعزیز کا نکاح ناجائز قرار پایا اور وہ سپرد اس نائکہ کے ہوگئی اور طوائف کا پیشہ کرنے لگی اور اس کے بطن سے حرام کاری کی لڑکی پیدا ہوئی اور اس کی اولاد در اولاد تا قیامت حرام کاری کرتی رہی تو اس کا مواخذہ بروز حشر کس سے ہوگا عنداللہ جواب دیں فقط۔

الجواب:

ایسی بات پوچھنا فضول ہے کوئی چھپا ہوا مسئلہ ہوتا تو احتمال ہوتا کہ ان کو معلوم نہیں حکم بتادیا جاتا اور جو لوگ اللہ ورسول کو پیٹھ دے کر دیدہ ودانستہ علانیہ ایسے کبائر عظیمہ کا ارتکاب کریں ان پر فتوی کا کیا اثر ہوگا جان رہے ہیں کہ اللہ واحد قہار کا غضب اپنے سر لے رہے ہیں پھر فتوے سے کیا متاثر ہوسکتے ہیں۔ ہاں مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں سے قطعاً قطع تعلق کرلیں اور ان سے سلام کلام میل جول یک لخط چھوڑدیں ایسا نہ ہو کہ ان کی آگ میں یہ بھی جل جائیں۔

قال اللہ تعالٰی وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۝۶۸ "[1]۔ وقال تعالٰی "وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ"[2] واللہ تعالٰی اعلم۔	اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: اگر تمھیں شیطان بھلادے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو، اور اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمھیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)

[1] القرآن الکریم ۶/ ۶۸

[2] القرآن الکریم ۱۱/ ۱۱۳

مسئلہ ۱۱۴: مرسلہ نظام خاں از ریوان محلّہ گھر گھر ۲۶ ربیع الاول شریف ۱۳۳۵ھ

کیا کہتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کے نکاح میں ایک بہن ہے دوسری کے ساتھ وہ زنا کا مرتکب ہے۔اور لڑکی کا باپ اور دادا حرام کرنے والے کو رکھے ہوئے ہیں اور ہر قسم کی ان کی مدد کرتے ہیں اور یہ لوگ اس کے معاون پڑھے لکھے ہیں شریعت سے واقف ہیں مگر اس فعل سے باز نہیں رکھتے اگر یہ تاکید کریں یقیناً یہ لوگ اپنے فعل ناشائستہ سے باز رہیں۔ایسی حالت میں یہ لوگ دائرہ اسلام سے باہر ہوئے یا نہیں؟ ان سے سلام کلام،ان کا چھوا کھانا،ان کے پیچھے نماز،ان کی بیمار پرسی،ان کے جنازے کی نماز،ان کو مٹی دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ اجر وثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

صورت مستفسرہ اگر واقعی ہے اور اس میں بدگمانی کو دخل نہیں تو وہ مرد وعورت زانی وزانیہ ہیں۔اور وہ اس کے معاون اور شنیع کبیرہ پر راضی ہونے والے،بندوبست نہ کرنے والے دیوث ہیں دیوث پر لعنت آئی ہے اسے امام بنانا ناجائز ہے۔اس سے سلام کلام ترک کردینا مناسب ہے مگر اتنی بات سے وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوئے۔نہ ان پر مرتدین کے احکام آسکیں جب تک **معاذاللہ** اس کبیرہ کو حلال نہ جانیں۔**واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۱۱۵: از شہر محلّہ کنگھی ٹولہ مسئولہ نبی بخش ۱۱ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر عورتیں منہار کو بلا کر پردہ میں سے ہاتھ نکال کر منہار کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر چوڑیاں پہنتی ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض عورتیں اپنے مردوں کے سامنے منہار کے ہاتھ سے چوڑیاں پہنتی ہیں اور بعض شخص خود اپنے موجودگی میں بلاپردہ کے اپنی عورت کو چوڑیاں پہناتے ہیں۔یہ چوڑیاں غیر مرد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر خواہ پردہ میں سے یا بلاپردہ کے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

حرام حرام ہے۔ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے۔اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے۔جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے روا رکھتے ہیں دیوث ہیں۔**واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۱۱۶: از شہر بریلی مسئولہ ننھے میاں صاحب ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی عورت بسبب ناداری کے ایک معتبر جگہ پر ملازم ہے اور زید اور اس کی عورت شریف القوم ہے کپڑا اس طرح پر نہیں استعمال کیا جاتا کہ جس سے ستر کو

نقصان پہنچے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز زید کے پیچھے نہیں پڑھنا چاہئے کہ اس کی عورت غیر محرم کے یہاں بے پردہ رہتی ہیں۔ اگر زوجہ زید ملازمت نہ کرے تو صرف تنخواہ زید کافی بسر اوقات کو نہیں ہو سکتی ہے۔

الجواب:

یہاں پانچ شرطیں ہیں:

(۱) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(۲) کپڑے تنگ وچست نہ ہو جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔

(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔

(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔

(۵) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔

یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام پھر اگر زید اس پر راضی ہے یا بقدر قدرت بندوبست نہیں کرتا تو ضرور اس پر بھی الزام ورنہ نہیں۔

قال تعالٰی "لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ"[1]۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ (وزن) نہ اٹھائے گی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۱۱۷: از ناتھ دوارہ ریاست اودیپور ملک میواڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط ے اے کارساز قبلہ حاجات کارہا آغاز کردہ ایم رسانی بانتہا الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ و السلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔	اللہ تعالٰی کے بابرکت نام سے شروع، جو بے حد رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ (ت) اے کارساز اور اے حاجتوں میں قبلہ (کی حثیت رکھنے والے) ہم نے کاموں کی ابتداء تو کردی لیکن انتہا اور تکمیل پہنچا دینا تیرا کام) ہے۔ (ت) جملہ تعریف وستائش اس اللہ تعالٰی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اچھا انجام ان خوش نصیب حضرات کے لئے ہے جو اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور درود وسلام اس کے برگزیدہ رسول محمد کریم پر ہو اور ان کی سب اولاد اور تمام ساتھیوں پر ہو۔ (ت)

[1] القرآن الکریم ۵۳/ ۳۸

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب جو کہ علم فقہ وحدیث سے واقف ہیں لوگوں کوپندووعظ بھی کیا کرتے ہیں مگر ان کی مستورات نہایت بدعت وشرک میں مبتلا ہوتی ہیں جس کااظہار مندرجہ ذیل ہے کہ محرم شریف کی تاریخ ۱۳ کو مستورات کو جمع کرکے اور ان سے چندہ جمع کرواکر چند اشیاء بازار سے خود جاکر مع مستورات کے خرید کرکے لانا، [1] چاول خام و [2] پھل و [3] مٹھائیاں، و [4] نخود بریاں و [5] پھولی جوار و [6] عطر و [7] اگر بتی وغیرہ مہیا کرکے قبرستان میں مع مستورات مذکورہ کے لے جانا اور وہاں جاکر ایک سفید چادر کا زمین پر بچھانا اور کامل اشیاء مذکورہ بالا کو چادر کے چاروں کونہ اور وہاں حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اہلبیت وشہیدان کربلا کو اور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی روح مطہر کو حاضر جان کر وہاں مع جملہ مستورات کے سینہ زنی وماتم پرسی کروانا اور خود بھی بے پردگی کرنا بعدہ نہایت ادب وتعظیم کے ساتھ ان اشیاء مذکورہ بالا پر فاتحہ وغیرہ دے کر تقسیم کرنا اور اولاد ودیگر امور کے بارے میں دعا کرنا اور ان مستورات کے خاوندوں کا ان کو ہدایت نہ کرنا اور ایسے شخص کے بارہ میں اللہ ورسول کا کیا حکم ہے اور ایسے شخص کو شرع شریف میں کیا کہنا لازم آتا ہے اور مسلمانوں کو ایسے آدمیوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے۔براہ مہربانی جیسا حکم موافق شرع کے ہو وہ مع حدیث وفقہ وحوالہ وآیت کلام اللہ وحدیث کے ارقام فرمادیں تاکہ مستورات خوف خدا کرکے باز آئیں اللہ تعالٰی آپ کو اجر عظیم فرمائے گا۔

الجواب:

عورات کا قبرستان جانا ممنوع ہے۔اور سینہ زنی حرام ہے۔اور یہ طریقہ بدعت ہے اور بے پردگی فاحشہ ہے۔ایسا شخص مبتدع ہے۔مسلمانوں کو اس سے احتراز چاہئے۔

مسئلہ ۱۱۸: از شہر بالجتی کنواں ۲۵ محرم ۱۳۳۹ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین وفضلائے شرع متین جن کی بیویاں تعزیہ دیکھنے دروازہ پر جائیں یا نویں محرم الحرام کو تنہا یا دیگر عورات کے ہمراہ یا خورد سالہ بچے کے ہمراہ یا تمام شب تعزیہ دیکھیں اور خاوند محافظ گھر رہیں ان کا نکاح رہا؟ایسی بیویوں کی اولاد حلالی ہے یا نہیں؟

الجواب:

عورتوں کا گھر سے نکلنا خصوصًا تماشہ دیکھنے کو ناجائز ہے اور مردوں کا اسے روا رکھنا بے غیرتی ہے مگر اس سے نکاح یا اولاد میں کوئی خلل نہیں آتا۔واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۱۱۹و۱۲۰: از موضع ضلع گوڑگانوہ ڈاک خانہ ڈہنیہ مسئولہ محمد یسین خان ۱۰ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل کے بارے میں:

(۱) پیر سے پردہ ہے یا نہیں؟
(۲) ایک بزرگ عورتوں سے بغیر حجاب کے حلقہ کراتے ہیں اور حلقہ کے بیچ میں خود بزرگ صاحب بیٹھتے ہیں تو جہ ایسی دیتے ہیں کہ عورتیں بیہوش ہوجاتی ہیں اچھلتی کودتی ہیں اور اللہ کی آواز مکان سے باہر دور دور سنائی دیتی ہے۔ان سے بیعت ہونا کیسا ہے؟ **بینوا توجروا** (بیان فرماؤ اور اجر وثواب پاؤ۔ت)

الجواب:

(۱) پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو۔**واللہ تعالٰی اعلم**
(۲) یہ صورت محض خلاف شرع وخلاف حیاء ہے۔ایسے پیر سے بیعت نہ چاہئے۔**واللہ تعالٰی اعلم۔**